THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Wednesday, December 12, 2012
(88^{th} Session)
Volume XII, No.01
(Nos.1-07)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran...………...…….	1
2.	Panel of Presiding Officers………………………	2
3.	Condolence Resolutions:	
	• Sad Demise of Senator Malik Salah-ud-Din Dogar, Senator Mir Wali Muhammad Badini and Former Senator Jam Haji Kararuddin; and sympathetic speeches thereon by the honourable Senators...	2-22

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume XII
No.01

SP. XII(01)/2012
15

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, December 12, 2012

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at half past four in the evening with Mr. Acting Chairman (Mr. Sabir Ali Baloch) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QURAN

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۱۸﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا
یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۱۹﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ
مَا فِیْهِنَّ ؕ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۲۰﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ﴿۷﴾ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا
عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ﴿۸﴾

ترجمہ: اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں۔ اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔ اللہ نے فرمایا کہ یہ ہے وہ دن جس میں سچوں کو ان کا سچ کام آئے گا۔ ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ یہ ہے بڑی کامیابی۔ اللہ ہی کے لیے ہیں آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی سلطنت اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے، وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔ ان کا صلہ ان کے رب کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان

سے راضی اور وہ اس سے راضی۔ یہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔

(سورۃ المائدۃ: آیات 118 تا 120 اور سورۃ البیّنۃ: آیات 7 تا 8)

Mr. Acting Chairman: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ First we form the panel of presiding officers.

Panel of Presiding Officers

In pursuance of Rule 14 (1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, I nominate the following members, in order of precedence, to form panel of presiding officers for the 88th Session of the Senate of Pakistan:-

i) Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi
ii) Senator Rubina Khalid
iii) Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari

سینیٹر محمد جہانگیر بدر (قائدِ ایوان): جناب چیئرمین! میں ایوان میں تین condolence resolutions پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائدِ حزب اختلاف): پہلے فاتحہ خوانی کرا لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: پہلے resolutions move ہو جائیں پھر بعد میں فاتحہ خوانی کر لیں گے۔ جی جہانگیر بدر صاحب۔

Condolence Resolutions on the Sad Demise of Senator Malik Salah-ud-Din Dogar, Senator Mir Wali Muhammad Badini and Former Senator Jam Haji Kararuddin and Sympathetic Speeches thereon by the honourable Senators

Senator Muhammad Jahangir Bader: I would like to move the following resolutions:

Resolution No. 1

This House expresses its profound grief and shock on the sad demise of Senator Malik

Sallah-ud-Din Dogar who passed away on 8th December, 2012. Late Malik Sallah-ud-Din Dogar was a committed political worker and seasoned parliamentarian. He was an active worker of the Pakistan Peoples Party and made useful contributions in politics. He also served as Mayor of Multan city and made valuable services for the District. He was elected Member of the Provincial Assembly of Punjab three times. For his services as a committed political leader, he was elevated to the Senate seat from Punjab Province in 2009.

He will always be remembered for not only his useful contributions to the discussions in the Senate, but also for his unceasing dedication to public and community service. His death will be deeply mourned and we all share the loss sustained by his family and friends. We pray to Almighty Allah to shower His infinite blessings on the departed soul. May his soul rest in eternal peace and may Allah give his family strength and fortitude to bear this irreparable loss.

Today's sitting of the Senate may be adjourned in memory of the late Senator without transacting any other business. A copy of the resolution may be sent to the bereaved family.

Resolution No. 2

This House expresses its profound grief and shock on the sad demise of Senator Mir Wali Muhammad Badini who passed away on 9th December, 2012. Late Mir Wali Muhammad Badini was a seasoned parliamentarian. He was

elected to the Senate from Balochistan in the year 2003. He was again elected in the year 2009 for another term of six years. He remained Chairman Senate Standing Committee on Communications and was presently holding the Office of Chairman Senate Functional Committee on Less Developed Areas. He also remained Chairman, Town Committee Noshki from 1979 to 1983. He left no opportunity to project and further the cause of the Province of Balochistan at every available forum.

He will always be remembered for not only his useful contributions to the discussions in the Senate, but also for his unceasing dedication to public and community service. His death will be deeply mourned and we all share the loss sustained by his family and friends. We pray to Almighty Allah to shower His infinite blessings on the departed soul. May his soul rest in eternal peace and may Allah give his family strength and fortitude to bear this irreparable loss.

Today's sitting of the Senate may be adjourned in memory of the late Senator without transacting any other business. A copy of the resolution may be sent to the bereaved family.

Resolution No. 3

This House expresses its profound grief and shock on the sad demise of ex-Senator Jam Haji Kararuddin. Late Senator Jam Haji Kararuddin was a seasoned parliamentarian. He remained member of the Senate from the Province of Sindh from 1991 to 1997. He made

useful contributions to the discussions in the Senate. Services rendered by him would long be remembered.

We pray to Almighty Allah to shower His infinite blessings on the departed soul. May his soul rest in eternal peace and may Allah give his family strength and fortitude to bear this irreparable loss. A copy of the resolution may be sent to the bereaved family.

Mr. Chairman, I request that this should be put forward as unanimous resolutions and please ask somebody for *Fateha.*

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: شکریہ، جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں ایوان کے record اور جن دوستوں کے ساتھ House Business Advisory Committee کے بعد ملاقات نہیں ہو سکی ان کے لیے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ House Business Advisory Committee نے یہ تینوں resolutions consensus سے draft کی ہیں۔ یہ resolutions حکومتی اور اپوزیشن بنچوں کی طرف سے combined resolutions ہیں۔ ہمارے دو ساتھی جناب صلاح الدین ڈوگر اور میر ولی محمد بادینی جو پچھلے اجلاس تک ہمارے ساتھ تھے لیکن unfortunately اس transition میں ان دونوں کا انتقال ہوا۔ سندھ سے ایک سابق سینیٹر جام حاجی کرارالدین صاحب بھی وفات پا گئے ہیں۔ ان resolutions پر House Business Advisory Committee نے already فیصلہ کیا ہے، میں ان ساتھیوں کے لیے کہنا چاہتا ہوں کہ یہ combined and consensus resolutions ہیں۔ آپ اسے pass کر لیں۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ پہلے آپ ان تینوں کے لیے دعا کرا لیں اور اس کے بعد اگر کسی parliamentary leader نے بات کرنی ہے تو کر لے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب غفور حیدری صاحب! آپ دعا کرائیں۔

(اس موقع پر تینوں مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: میر ولی محمد بادینی صاحب اور جناب صلاح الدین ڈوگر صاحب کی untimely death سے یقیناً ہم سب سینیٹروں کو کافی رنج اور تکلیف پہنچی ہے، ان کی کمی کو پورا کرنا بڑا مشکل ہے۔ یہ دونوں صاحبان نہ صرف official capacity میں بلکہ اپنی

personal life میں انتہائی معتبر، باکردار اور بہت باعزت لوگ تھے۔ بادینی صاحب تو میرے بڑے بھائیوں کی طرح تھے، ان میں بہت سی خوبیاں تھیں، وہ ایک اچھے خاندان سے تعلق رکھتے تھے، وہ committed person تھے، ہمیشہ اپنی زبان پر قائم رہتے تھے۔ انہوں نے اس سینیٹ میں نو سال گزارے۔ وہ انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت نصیب فرمائے، جناب صلاح الدین ڈوگر صاحب کو جنت نصیب فرمائے اور جناب جام حاجی کرارالدین صاحب کو بھی اللہ تعالیٰ جنت نصیب فرمائے، انہوں نے بھی سینیٹ میں بہت خدمات سرانجام دی ہیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب جو ایک formality ہے اس کو پورا کر لیں اور اس کو adopt کرتے ہوئے resolution move کر دیں۔

Mr. Acting Chairman: It is unanimously adopted already.

ڈار صاحب! آپ نے بھی تو فرمایا تھا کہ یہ سب کی طرف سے ہے۔ جی بیگم کلثوم پروین صاحبہ! مگر میرا خیال ہے کہ Leader of the House and Leader of the Opposition سے شروع کر لیتے ہیں اس کے بعد پھر آپ وقت لے لینا۔

Senator Kalsoom Parveen: Ok, Ok.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: شکریہ۔ جناب چیئرمین صاحب! دنیا میں جو بھی انسان آتا ہے اس نے ایک دن جانا ہے۔ بات یہ ہے کہ کوئی کس انداز سے اپنی زندگی یہاں گزار کر جاتا ہے وہ بات ہی تاریخ کے اوراق میں، کسی کی یادوں میں یا کسی واقعہ کے طور پر یاد رہتی ہے۔ پاکستان میں عزت کی سیاست نہایت مشکل کام ہے، سیاست ہی مشکل کام ہے اور پھر عزت کی سیاست کا انسان کو یہاں ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔ جو کوئی پاکستان میں عزت سے جینا چاہتا ہے، عزت کی سیاست کرنا چاہتا ہے اس کو ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔

آج میں نے یہ condolence resolutions یہاں پر پیش کی ہیں، میری زندگی میں کئی ایسے واقعات ہیں جو مرنے والوں کی زندگی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ایک آدھ واقعہ میں یہاں پر سنانا اس لئے ضروری سمجھتا ہوں تاکہ اس ہاؤس کی طرف سے خراج عقیدت کے طور پر بیان کرکے فرحت محسوس کی جائے، ان لوگوں کی زندگی کے بارے میں جو اپنی عزت کا ٹیکس دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین! جناب صلاح الدین ڈوگر صاحب، جنرل پرویز مشرف کے دور میں کیمپ جیل لاہور میں میرے ساتھ تھے۔ یہ بالکل میرے ساتھ والی بیرک میں تھے۔ جب 2002 کے انتخابات ہوئے تو ایک رات جنرل پرویز مشرف کے ساتھی، وہاں کا چیف سیکرٹری، وہاں کا ہوم سیکرٹری، یہاں پر جنرل پرویز مشرف کے وزیر اور کئی ایسے جو ہماری صفوں سے گئے تھے جناب صلاح الدین ڈوگر، اللہ تعالیٰ ان کے جنت الفردوس میں درجات بلند کرے، کو آکر مجبور کر رہے تھے کہ وہ اپنے بھائی لیاقت ڈوگر جو ایم این اے کی سیٹ جیتے تھے ان سے کہیں کہ وہ پاکستان پیپلز پارٹی کو چھوڑ دیں اور جنرل پرویز مشرف کے patriots کا حصہ بن جائیں۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ ایک رات نو دس بجے کے قریب یہ صاحبان جن کا میں نے ذکر کیا ہے جو جنرل پرویز مشرف کی فوج تھے وہ کیمپ جیل میں آئے اور ان کو اپنے ساتھ بٹھا کر لے گئے۔ It is very difficult چیئرمین صاحب، آپ جیلوں میں رہے ہیں، جب گنتی بند ہو جائے تو پھر قیدی کو نہیں نکالا جاتا لیکن انہوں نے ڈوگر صاحب کو نکالا اور اپنے ساتھ گاڑی میں بٹھا کر گورنر ہاؤس لاہور لے گئے۔ جب گورنر ہاؤس میں لے کر گئے تو وہاں پر انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ dinner کریں اور یہاں ہمارے ساتھ فیصلہ کریں کہ آپ کا بھائی Patriots join کرے گا۔

یہ بڑی عزت کی بات ہے اور میں اس واقعے کا تاریخی گواہ ہوں کہ صلاح الدین ڈوگر صاحب نے آکر بتایا کہ انہوں نے refuse کر دیا ہے۔ جب انہوں نے refuse کر دیا تو پھر NAB Court میں ان کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ بھی تاریخ کا حصہ ہے کہ انہیں اگلے چند دنوں میں دس سال کی قید سنا دی گئی۔ بعد میں وہ عزت و آبرو کے ساتھ Apex Court سے بری ہو کر اس ہاؤس کا حصہ بنے۔ اور بھی کئی واقعات ہیں ان کے۔

بادینی صاحب بھی، جیسا کہ آپ نے کہا عزت والے آدمی تھے۔ He never demanded, کوئی بات ہوتی تھی تو کان میں کہہ دیتے تھے۔ مانی جاتی تو تب بھی ٹھیک اور اگر نہ مانی جاتی تو انہوں نے کبھی protest نہیں کیا تھا۔ آج ان کو اور former Senator جام کرار الدین کو، جیسے انہوں نے اپنی سیاسی زندگی گزاری، میں یہاں ہاؤس میں as a Leader of the House اور پاکستان پیپلز پارٹی کے تمام کارکنوں، پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت اور پاکستان میں عوامی جدوجہد اور عوامی سیاست کرنے والے تمام سیاسی کارکنوں کی جانب سے یہاں پر خراج عقیدت پیش کرتا ہوں اور پاک پروردگار سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں پر ان کے درجات بلند کرے۔ مہربانی، شکریہ۔

Mr. Acting Chairman: Leader of the Opposition, please.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ، جناب چیئرمین! جناب لیڈر آف دی ہاؤس کے sentiments کو endorse کرتے ہوئے میں بھی یہی چند الفاظ عرض کروں گا کہ جناب میر ولی محمد بادینی صاحب اور جناب صلاح الدین ڈوگر صاحب کئی سالوں سے ہمارے ساتھ یہاں سینیٹ میں کام کر رہے تھے۔ وہ انتہائی سنجیدہ، شریف اور ہمیشہ بہت ہی sober ان کا attitude رہا حالانکہ phases آتے ہیں کبھی Treasury اور کبھی opposition میں لیکن انہوں نے اپنے آپ کو بہت honourable طریقے سے conduct کیا۔ وہ بڑے اچھے ہمارے ساتھی تھے، اس ہاؤس کے ساتھی تھے۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

جہاں تک جناب حاجی جام کرارالدین صاحب کا تعلق ہے، میرا ان سے interaction رہا۔ اس وقت 1991 and 1993 میں، میں اس ہاؤس میں تو نہیں تھا مگر National Assembly کے حوالے سے تعلق رہا اور پھر 1997 میں ہماری حکومت تھی۔ وہ بھی انتہائی سنجیدہ، شریف النفس اور بہت کم گو، بڑے discipline والے تھے۔ میں جناب Leader of the House کے sentiments کو endorse کرتے ہوئے اپنی جانب سے، اپنے قائدین جناب میاں نواز شریف اور ہماری دوسری leadership جناب راجہ ظفرالحق صاحب اور مسلم لیگ (ن) کی طرف سے ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ ہم سب کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا کریں اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ ڈار صاحب، بیگم کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین: شکریہ، جناب چیئرمین! میں سمجھتی ہوں کہ آج کا دن بڑا اداس دن ہے۔ ایک نہیں بلکہ ہمارے دو ساتھی ہمارا ساتھ چھوڑ گئے۔ اتفاق دیکھئے کہ نماز جنازہ بھی ایک ہی وقت ہوئی۔

جناب چیئرمین! ولی بادینی صاحب کو تو بخوبی جانتے ہوں گے۔آپ کو پتا ہے کہ میں نے، بزنجو صاحب نے اور آپ نے 2009 کا الیکشن اکٹھے لڑا۔ شاید آپ کو کسی کو معلوم نہ ہو کہ انہوں نے independent الیکشن لڑا اور آکر پیپلز پارٹی کو join کیا۔ یہ بھی ان کی بڑائی تھی۔ ایسا شخص میں نے اور نہیں دیکھا کیونکہ ان سے بڑے بھائی کی طرح بہت زیادہ تعلق بھی بنا ہوا تھا

ولی بادینی صاحب کی جو رائے ہوتی تھی اور جو ان کی commitment ہوتی تھی وہ اس پر قائم رہتے تھے۔

جناب چیئرمین! کوئی پتا نہیں کل ہم میں سے کون ہوگا یا کون نہیں ہوگا۔ مجھے پچھلا session یاد ہے کہ مشہدی صاحب کے ساتھ وہ بیٹھے تھے اور ڈوگر صاحب دوسری سیٹ پر مگر وہ آج اس session میں نہیں ہیں۔ کسی کو اپنی زندگی کا کتنا بھروسہ ہے کہ ہم کیا کر لیں گے اور کیا نہیں کریں گے۔

آج مجھے تھوڑا سا گلہ حکومت وقت سے ہے۔ بے شک ڈوگر صاحب کی خوش نصیبی ثابت ہوئی کہ ہمارے یوسف رضا گیلانی وہاں پر تھے ان کے جنازے کو کندھا دینے کے لئے مگر ولی بادینی صاحب کے لئے just چھوٹی سی slide چلی اور لوگوں کو دوسرے دن پتا چلا۔ آپ کا یہاں میڈیا سیل یا میڈیا والے ایک بلی کی بھی تصویر دکھاتے ہیں کہ وہ فلاں جگہ پھنس گئی اور فلاں جگہ اس کو اتارنا ہے۔ مگر ایک اتنا بڑا شخص دس سال اس ہاؤس میں بیٹھا رہا اور دس سال اس ہاؤس کا ایک حصہ رہا مگر اس کی موت کے متعلق کوئی خبر کسی اخبار میں دیکھی یا کہیں پڑھی یا نہ کہیں سنی گئی۔ چیئرمین صاحب کی طرف سے نہ آپ کی طرف سے۔ یقیناً ان کے گھر والوں سے آپ نے افسوس کیا ہوگا مگر نہ President اور نہ Prime Minister کی طرف سے TV پر میں نے دیکھا کہ ان کے لیے کوئی slide چلی ہو یا ان کے لیے اظہار افسوس ہوا ہو۔ اس سے انہوں نے واپس نہیں آنا ہے۔ ان کی مرنے کے بعد یہ ایک خراج عقیدت ہوتا ہے اور دعا کے لیے جتنے ہاتھ بلند ہوں اتنا ہی ثواب میں شامل ہوتا ہے۔ آج اگر وہ نہیں ہے تو شاید کل ہم بھی نہ ہوں۔ اگر ہم نے اپنے colleagues اور اپنے دوستوں کو اس طریقے سے ignore کرنا ہے تو آنے والے وقت میں شاید کسی کو نام بھی یاد نہ رہے کہ کون تھا اور کون نہیں۔ اسی طرح صلاح الدین ڈوگر صاحب یقیناً ایک commitment والے بندے، ایک سچے، کھرے اور صاف بندے تھے۔ PPP کے لیے ان کی خدمات بے شک ہوں گی مگر وہ ہمارے ساتھ as a very humble man ایک بڑے بھائی کی طرح اور کبھی کبھار ہم ان سے پچھلی سیٹوں پر جا کر بات چیت بھی کر لیتے تھے اور مذاق بھی کر لیتے تھے۔ میں ایک مرتبہ گئی تو میں نے کہا کہ ڈوگر صاحب آپ کافی دنوں بعد نظر آئے ہیں اور آپ کہاں تھے؟ گرمیاں تو ساری گزر گئیں۔ کہتے ہیں "کی مطلب" تو میں نے کہا کہ جناب آم کوئی نہیں پہنچے۔ وہ کہنے لگے کہ اچھا آپ کو نہیں پہنچے۔ میں کل پہنچاؤں گا۔ واقعی اگلے دن انہوں نے پہنچا دیے۔ میں نے just ان کی یاد دہانی کے لیے کہ آپ ہمیشہ ہمیں یاد رکھتے ہیں۔ ایسی شخصیات جنہوں نے ہمارے ساتھ اتنا بڑا وقت گزارا ہے ان کے لیے دو لفظ بولنا اور دو لفظ سننا میں سمجھتی

ہوں کہ اس ہاؤس کی بھی ذمہ داری بنتی ہے۔ ہم تمام colleagues بہن بھائیوں کی طرح، دوستوں کی طرح رہ رہے ہیں اور شکر ہے الحمدللہ کہ ہمارے سینیٹ کا ماحول بھی بہت اچھا ہے مگر تھوڑی سی ہم جو لاپرواہی کر جاتے ہیں اس time پر اس کے بچوں کو اور اس کی بیٹی کی جو کہ اپنے باپ سے بہت محبت کرتی تھی اور میں نے اس بچی کی حالت دیکھی۔ میں جتنا اظہار افسوس کر سکتی تھی میں نے کیا مگر آپ جیسے لوگ یا اوپر بیٹھی ہوئی ہماری گورنمنٹ انہیں بھی چاہیے تھا کہ TV کے ذریعے ہی اپنا پیغام پہنچاتے۔ یقیناً نوشکی ہر شخص نہیں جا سکتا۔ جمعے کو ان کی فاتحہ کوئٹہ میں ہو رہی ہے انشاء اللہ ہم اس میں شرکت کریں گے مگر ہمیں اپنے دوستوں کو اتنی جلدی نہیں بھلا دینا چاہیے۔ آج ہم نے انہیں بھلا دیا تو کل ہمیں بھی بھلانے میں کوئی ایک سیکنڈ نہیں لگائے گا۔ BNP (Awami) کی طرف سے، اپنی جماعت کی طرف سے میر ولی محمد بادینی صاحب کے لیے، ملک صلاح الدین ڈوگر صاحب کے لیے اور کرار الدین صاحب کے لیے میں انتہائی دکھ اور افسوس کا اظہار کرتی ہوں اور ان کے لیے مغفرت کی دعا کہ اللہ تعالیٰ اس جہاں میں ان کو وہ سکھ دے اور وہ مقام دے جس کے وہ اہل ہیں اور رب کائنات ان کی تمام مشکلات کو وہاں آسان فرمائیں۔ آمین، ثم آمین۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ایک چیز میں ذرا ریکارڈ کی درستگی کے لیے کہہ دوں کہ President Sahib کی طرف سے condolence message اسی دن آیا تھا۔ سینیٹ کے چیئرمین صاحب پاکستان میں نہیں تھے اور میں بھی پاکستان سے باہر تھا۔ مجھے President *sahib* کے condolence message کے ذریعے پتا چلا تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے سینیٹ کے Press Information کے لوگوں کی طرف سے یقیناً negligence ہوئی ہے اور وہ اس چیز کا نوٹس لیں۔ کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی صاحب۔

سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی: بہت شکریہ جناب چیئرمین۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سب سے پہلے اپنے متحدہ قومی موومنٹ which I have the honour to represent, میرے قائد الطاف حسین بھائی، ہماری رابطہ کمیٹی اور پورے متحدہ قومی موومنٹ میں جتنے بھی ہمارے ساتھی ہیں، لوگ ہیں اور supporters ہیں ان کی طرف سے دلی condolence پیش کرتا ہوں۔ میر ولی محمد بادینی صاحب، ملک صلاح الدین ڈوگر صاحب اور جام کرار الدین صاحب جو کہ ہمارے صوبے سندھ کو represent کرتے تھے تینوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ان کے خاندانوں کو ہمت دے کہ وہ اتنا بڑا نقصان جو صرف ان کے خاندان کو نہیں بلکہ پورے متعلقہ provinces کو یعنی Province of Balochistan,

اور پورے پاکستان کو تین Province of Sindh and Province of the Punjab اچھے سیاستدانوں کے گزر جانے سے ہوا۔ میں تو آج بہت غریب ہو گیا ہوں۔ میر ولی محمد بادینی صاحب ادھر میرے ساتھ بیٹھتے تھے اور ڈوگر صاحب ادھر بیٹھے تھے۔ میر ولی محمد بادینی صاحب میرے ساتھ دو۔

(اس موقع پر اذانِ مغرب کی آواز سنائی دی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، مشہدی صاحب، کافی بڑی لسٹ ہے جتنا آپ کا خراج عقیدت مختصر ہوگا اتنا ہی پر اثر ہوگا۔ ذرا وقت کا خیال رکھنا۔ جتنا آپ بول سکتے ہیں وہ بول لیں۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: شکریہ، چیئرمین صاحب! یہ آپ کا بہت اچھا فیصلہ ہے جو بھی بولنا چاہے کیونکہ سب کے ساتھی اور دوست ہوتے ہیں۔ میر ولی محمد بادینی صاحب کی خواہش تھی اور انہوں نے آپ کے سینیٹ سٹاف سے لڑائی اور جھگڑا بھی کیا جو ان کی عادت تھی، پیار و محبت سے بھی انہوں نے کہا کہ میرے ساتھ بیٹھیں گے کیونکہ ان کی کہیں اور سیٹ تھی تو انہوں نے اپنی سیٹ ادھر change کروائی کیونکہ دو terms سے میرے ساتھ تھے وہ کہتے تھے کہ ہم اکھٹے بیٹھیں گے اور ہمیشہ اکٹھے بیٹھتے تھے۔ ان کا پیار تھا اور ان کی عزت تھی۔ ملک صلاح الدین ڈوگر صاحب، کیونکہ میں نے ان کا oath لیا تھا، because I was presiding for that one day جب وہ ممبر بنے تو وہ مجھے ہمیشہ چیئرمین صاحب ہی کہتے تھے اور میں ان کو ہمیشہ کہتا تھا کہ آپ ایسا کیوں کہتے ہیں، تو کہتے تھے کہ نہیں، آپ نے oath لیا ہے اس لیے آپ میرے چیئرمین ہیں۔ اب تو وہ دونوں چلے گئے ہیں مگر ان کی یادیں رہیں گی۔ یہ دونوں صرف اچھے parliamentarians ہی نہیں تھے بلکہ یہ بہت زبردست قسم کے سینیٹرز بھی تھے جنہوں نے بہت کچھ اس سینیٹ کو دیا۔ یہ اپنے اپنے علاقے میں بہت بڑے نام تھے، بہت بڑے لوگ تھے، بہت بڑے following والے تھے اور دونوں کی following مڈل کلاس، لوئر مڈل کلاس سے تھی، تو یہ غریب دوست تھے۔ غریبوں سے پیار کرتے تھے، عوام سے پیار کرتے تھے، public issues کو اٹھاتے تھے اور اپنے اپنے علاقے میں بہت مقبول تھے اور یہ سب کچھ ہونے کے ساتھ ساتھ بہت زبردست انسان بھی تھے، بہت پیارے انسان بھی تھے۔ سب سے بڑی چیز یہ ہوتی ہے کہ کوئی اچھا انسان بن کر اس دنیا میں آئے اور اچھے انسان کی یاد چھوڑ کر چلا جائے تو وہ میرے خیال میں سب سے بڑا آدمی ہوتا ہے۔ لہذا یہ دونوں میرے لحاظ سے بہت بڑے آدمی تھے۔ دونوں کے جانے سے میں پاکستان پیپلز پارٹی کو بھی condolence

دیتا ہوں کیونکہ پاکستان پیپلز پارٹی نے اپنے بہت اچھے کارکنوں کو lose کیا ہے اور ان کو replace کرنا مشکل ہوگا مگر اس کے ساتھ ساتھ ان کی یاد ہمیشہ رہے گی، ان کی صلاحیتیں ہمیشہ یاد رہیں گی اور ان کی شرافت اور ان کی اچھائی، ان کا پیار، ان کی محبت، جس محبت اور پیار سے وہ پیش آتے تھے، وہ اتنے زبردست colleagues تھے کہ یہ ہاؤس بالکل خالی اور سونا لگے گا۔ باجی کلثوم نے بالکل صحیح کہا ہے کہ ہر ایک کو یاد کرنا چاہیے۔ جانا سب نے ہے مگر کوئی اچھی یادیں چھوڑ کر چلا جائے تو وہ بہت ہی achievement کے ساتھ جاتا ہے۔ انہوں نے دنیاوی achievement بھی کی spiritual achievement بھی کی اور لوگوں کے دلوں پر راج کیا۔ وہ بہت اچھے دوست تھے بہت اچھے ساتھی تھے میں ان کے لیے دعا گو ہوں اور ان کے خاندان کے لیے اپنی پارٹی کی طرف سے، میرے قائد نے خاص طور پر کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی فیملی کو ہمت دے۔ اس قسم کے لوگ بڑی مشکل سے آتے ہیں، جب جاتے ہیں تو اپنے علاقے کے لوگوں کو، اپنے خاندان کو، اپنے ملک کو غریب کر جاتے ہیں۔ We get poorer by their loss. شکریہ جناب چیئرمین۔

Mr. Acting Chairman: Thank you Mashhadi *sahib*. The House is adjourned for 15 minutes for *Maghrib* prayers.

[At this stage, the House was adjourned for Maghrib prayers]

[The House was re-assembled at 5:42 p.m. with Mr. Acting Chairman (Mr. Sabir Ali Baloch) in the Chair]

Mr. Acting Chairman: Yes, Mir Hasil Khan Bizenjo *sahib.*

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: شکریہ، جناب چیئرمین! اس موقع پر میں اپنے تینوں معزز سینیٹر صاحبان، جو اب ہمارے درمیان نہیں رہے، جن میں حاجی ولی محمد بادینی صاحب، حاجی جام کرارالدین صاحب اور ملک صلاح الدین ڈوگر صاحب کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ being Senators ان کی بہت زیادہ contribution رہی ہے اور یقیناً ان کی family ان کے جانے کے بعد، ظاہر ہے کہ وہ ایک تکلیف سے گزر رہے ہیں، being a colleague, being a friend, ہم ان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ ان کی families

کے ساتھ، ان کے بچوں کے ساتھ، ان کے رشتہ داروں کے ساتھ دلی ہمدردی کے ساتھ یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس نصیب کرے۔آمین۔شکریہ۔

Mr. Acting Chairman: Thank you Bizenjo *sahib*. Yes, Sardar Fateh Muhammad Hasani *sahib*.

سینیٹر سردار فتح محمد محمد حسنی: جناب والا! یہ ایک ایسا موقع ہے کہ ہمارے تین ساتھی اب اس دنیا میں نہیں رہے۔ ہمارے ساتھیوں نے اس پر اظہار خیال کیا ہے اور ہم سب نے جو دعا کی ہے۔ انسان صرف افسوس کرسکتا ہے اور انسان کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ ڈوگر صاحب، جام کرار الدین صاحب اور میر ولی محمد بادینی صاحب کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ دے۔ میر ولی محمد بادینی صاحب کا جہاں تک تعلق ہے ان کے لیے میری چھوٹی سی گزارش ہے اور بیگم صاحبہ نے یہاں پر بات کی۔ جس دن یہ واقعہ ہوا میں اسی دن چلا گیا تھا۔ میرا، میر ولی محمد بادینی صاحب اور روبینہ عرفان ہمارا ایک ہی ڈسٹرکٹ سے تعلق ہے اور میں اسی دن چلا گیا۔ میں ان کی فیملی کے ساتھ رہا، اپنی پارٹی کی طرف سے بھی اظہار افسوس کیا، اپنے دوستوں کی طرف سے بھی کیا۔ جیسے انہوں نے کہا کہ یہ ایک موت کی خبر ہے، یہ کوئی اچھی خبر نہیں تھی لیکن چونکہ ہونا یہ ہے کہ ایک شخص نو سال اس ہاؤس میں رہے اور یقیناً ان کی یادیں یہاں پر موجود ہیں، گزری ہوئی کل وہ یہاں پر موجود تھے، ہمارے ساتھ تھے وہ ہمارے ساتھی تھے، ہم سب نے جانا ہے۔ اس طرح کے حادثے ہو جاتے ہیں لیکن ایک بات کی میں آپ سے request کروں گا، سیکرٹری صاحب یہاں پر موجود ہیں وہ اس بات کا نوٹس بھی لیں کہ ہمارے اتنے بڑے لیڈر ہم سے چلے گئے اور جیسے انہوں نے کہا کہ میں راستے میں تھا، مجھے اس بات کا علم نہیں ہے، ٹی وی رابطے سے منقطع تھا، چاہیے یہ تھا کہ ان کی سیاسی زندگی کے بارے میں تھوڑی بہت خبریں چلتیں۔ ہونا یہ چاہیے تھا ان کی سیاسی زندگی کے بارے میں ہمارے سینیٹ کے information center کی طرف سے تفصیلی خبریں چلتیں یہ نہیں ہوا، یہ لاپرواہی ہے، اس کا آپ نوٹس لیں کیونکہ ہم سب نے جانا ہے۔ اس دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس نے نہیں جانا ہوتا۔ میر ولی محمد بادینی صاحب کا جہاں تک تعلق ہے۔ ان کا تعلق چاغی سے تھا، ان کا تعلق ایک درمیانے طبقے سے ہے۔ چاغی غریب ڈسٹرکٹ ہے اور بلوچستان کا سب سے پسماندہ علاقہ ہے۔ ہمیں ان لوگوں پر فخر ہے جو self made ہو کر یہاں تک پہنچے ہیں۔ جنہوں نے پاکستان کی سیاست میں قدم رکھا، یقیناً انہوں نے اپنے علاقے کے لیے، نہ صرف چاغی کے لیے ان کا ایک بہت بڑا کردار تھا۔ ماشاء اللہ ان کی اولاد جوان ہے اور مجھے پوری امید ہے کہ ان کے اس دنیا میں نہ ہونے کے بعد ان کے بیٹے یہ کردار ادا

کریں گے۔ ہم سب یہی چاہتے ہیں کہ ان کو یہ کردار ادا کرنا چاہیے۔ انہوں نے جو ڈسٹرکٹ چاغی کی خدمت کی ہے اور بلوچستان کے حوالے سے جو نمائندگی اس ہاؤس میں کی ہے وہ قابل تحسین ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم جتنا بھی ان کے لیے اظہار افسوس کریں وہ کم ہے اور ہماری دعائیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ ڈوگر صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ ڈوگر صاحب ایک سیاسی شخصیت تھے انہوں نے پاکستان پیپلز پارٹی میں ایک ورکر کی حیثیت سے پاکستان کی جو خدمات کی ہیں وہ اپنی جگہ پر ہیں۔ ہم دعا کرسکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور جام کرار الدین صاحب جو ایک سیاسی شخصیت تھے، وہ بھی اب اس دنیا میں نہیں ہیں اللہ تعالیٰ ان تینوں کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔ میں اس ایوان کے دوستوں کا بھی شکر گزار ہوں جو انہوں نے اظہار خیال کیا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بہت شکریہ، حاجی عدیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محترم چیئرمین صاحب! آپ کا شکریہ۔ آج ہم اپنے دو دوستوں کے حوالے سے بات کر رہے ہیں جو کل تک تھے اور آج نہیں ہیں۔ ہر آنے والے کے ساتھ یہی ہوگا کہ کبھی نہ کبھی اس نے جانا ہے۔ پچھلے سینیٹر صاحب کا بھی ذکر ہوا کہ وہ بھی فوت ہوگئے ہیں جو کہ ماضی میں اس ایوان کے بڑے فعال رکن تھے۔ ایک ہمارے ساتھی میر ولی محمد بادینی صاحب، دوسرے صلاح الدین ڈوگر صاحب جنہیں ہم جانتے تھے۔ جب بھی ہمارے اجلاس ہوئے یا کسی میٹنگ میں گاہے بگاہے ان کے ساتھ رابطہ رہتا تھا۔ ڈوگر صاحب بڑے نفیس انسان تھے اور مجھے لگتا ہے اس قدر بے ضرر شخص کیسے سیاست میں تین مرتبہ صوبائی اسمبلی کا مسلسل الیکشن جیتتا رہا پھر سینیٹ میں وہ تشریف لے آئے۔ ایسے ہے کہ ہوا کا ایک ہلکا سا جھونکا ساتھ سے گزر جاتا ہے اور پتا بھی نہیں چلتا کہ صلاح الدین صاحب یہاں سے گزرے ہیں۔ سب دوستوں کو ان کی محبت کا احساس اس لیے بھی ہوتا ہے کہ ہر سال باقاعدگی سے وہ آموں کی پیٹی بھی بھیجا کرتے تھے اور میں اکثر ان سے کہتا تھا کہ میٹھے آم مجھ پر بند ہیں آپ diet آم کب ہمیں بھیجیں گے تو وہ کہتے تھے کہ اگلے سال ہم کوشش کریں گے کہ diet آم بھی بن جائیں تو میں نے جیسے کہا کہ وہ اس دنیا سے ایسے چلے گئے ہیں کہ پتا ہی نہیں چلا، کچھ لوگوں کی اپنی طبیعت اور کچھ ہماری غفلت نہ TV پر کوئی خبر، نہ کوئی بڑا بیان، سینیٹ کے انفارمیشن سے ہمیں پہلے ہی شکایات ہیں کہ ان کی کارکردگی جتنی ہونی چاہیے تھی اتنی نہیں ہے۔ بہت ساری Meetings ہو جاتی ہیں اور اخباروں میں کسی کو پتا ہی نہیں چلتا، اگر آپ ہوں یا چیئرمین صاحب ہوں تو پھر آپ کی خبر ضرور لگتی ہے۔

ہمارے دوسرے ساتھی حاجی ولی محمد بادینی صاحب سے ہماری ملاقات چائے کے وقفے کے دوران ہوتی تھی وہ بڑے خصوصی انداز کے ساتھ ایک کرسی پر بیٹھتے تھے اور ہم ان کے ساتھ گپ شپ لگاتے تھے وہ بھی گپ شپ لگاتے تھے، ماشاء اللہ ان کو پشتو بھی آتی تھی۔ بہرحال وہ بھی اس دنیا کے طوطی خانے سے چلے گئے ہیں اور یقیناً مجھے یقین ہے کہ صلاح الدین جنت کے کسی کونے میں کسی درخت کے نیچے بیٹھ کر سوچ رہے ہوں گے کہ diet ہم کیسے بنیں اور بادینی صاحب جنت کے کسی دوسرے کونے میں بیٹھے محفل گرما رہے ہوں گے۔ یہ نیک لوگ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کریں۔ یہ یقیناً پاکستان پیپلز پارٹی کا نقصان ہے۔ عوامی نیشنل پارٹی، اس کی قیادت اور ہم سب ساتھی پیپلز پارٹی کے ان حضرات کے لواحقین سے اور سینیٹ کے ساتھی تعزیت کرتے ہیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے رکن اور خاندان کے بزرگ جدا ہوگئے ہیں۔

جناب حاجی جام کرارالدین صاحب کو بھی اللہ بخشے۔ سینیٹ میں جو لوگ پرانے ہیں یقیناً ان کا ان سے تعلق رہا ہوگا، البتہ میں ان سے شاید کبھی ملا نہیں ہوں لیکن اللہ تعالیٰ سے میں دعا کروں گا کہ ان دوستوں کے ساتھ ساتھ ان کو بھی جنتوں میں اعلیٰ مقام دے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آغا صاحب! اس سے پہلے کہ آپ اپنا condolence message دیں لیکن آپ سینیٹ کی Standing Committee Information کے چیئرمین ہیں۔ PTV کے رویے کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا ایک TV Channel ہے۔ باقی تو private Channels ہیں ان کی مرضی پر ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ اس بات کا seriously نوٹس لیں گے اور اگلی meeting اس کے بارے میں بتائیں گے۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! یقیناً آپ کی ہدایت کے مطابق آئندہ meeting کے ایجنڈے پر ہم اس بات کو رکھیں گے اور اس کا نوٹس لیتے ہوئے انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ آئندہ اس قسم کی کوتاہی PTV کی طرف سے نہ ہو اور کوشش کریں گے کہ ہم یہ message دوسرے چینلوں کو بھی convey کریں۔

جناب چیئرمین! مجھے انتہائی افسوس اور دکھ ہے کہ ہمارے یہ تینوں ساتھی اس دنیا میں نہیں رہے ہیں۔ صلاح الدین ڈوگر صاحب انتہائی شریف اور بڑے seasoned politician تھے۔ اسی طرح جام کرار دین صاحب لیکن ولی محمد بادینی صاحب سے میرے بڑے ہی دیرینہ اور خلوص والے تعلقات رہے ہیں۔ پچھلے سیشن میں میں کسی کام کے سلسلے میں آپ کے آفس میں جا کر بیٹھا ہوا تھا تو بادینی صاحب مجھے ڈھونڈتے ہوئے وہاں پر تشریف لے آئے اور مجھے گلہ کرنے لگے کہ آپ نے میرے ساتھ دو دفعہ وعدہ کیا کہ گھر پر آؤ گے لیکن آئے نہیں، ان کے دل میں

اتنا پیار اور محبت تھا کہ اجلاس ختم ہونے کے ایک گھنٹے کے بعد میں آپ کے آفس میں بیٹھا تھا میرے کوئی مہمان تھے تو مجھے ڈھونڈتے ہوئے گھنٹے بعد وہاں پہنچ گئے تو میں نے انہیں کہا کہ آپ کو کیسے پتا چلا کہ میں یہاں پر بیٹھا ہوا ہوں تو کہنے لگے کہ مجھے تمہاری خوشبو آجاتی ہے تم جہاں ہوتے ہو، اتنا پیار اور محبت، ان کے بچے اتنے خدمت گار ہیں کہ خدا پاک ان تینوں حضرات کے اوپر اپنی خصوصی مہربانیاں کرے اور ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ہم تو دعا ہی کر سکتے ہیں۔ صبح چوہدری شجاعت حسین صاحب کا مجھے ٹیلی فون آیا تھا اور انہوں نے کہا کہ میری طرف سے بھی آپ condolence کریں۔ یقینی طور پر صلاح الدین ڈوگر صاحب اور بادینی صاحب کا انہوں نے خصوصی طور پر ذکر کیا اور انہوں نے بتایا کہ ان کے ساتھ بڑے اچھے تعلقات تھے اور انہیں بڑا دکھ ہوا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ میں لاہور سے جب اسلام آباد آؤں گا تو انشاء اللہ میں خود بھی اجلاس میں اپنے خیالات کا اظہار کروں گا۔جناب، میری تو یہی دعا ہے کہ ہمارے یہ ساتھی بڑے عزت و احترام کے ساتھ زندگی گزار کر گئے ہیں، اللہ پاک ان پر اپنی خصوصی شفقت اور عنایت عطا فرمائے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ایڈوائزر برائے پرائم منسٹر، مسٹر نصیر مینگل صاحب۔

میر محمد نصیر خان مینگل : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ چیئرمین صاحب۔آج ہم ادھر موجود ہیں اور تمام حضرات جو اظہار افسوس کر رہے ہیں۔مجھے بھی دلی صدمہ پہنچا ہے۔ولی محمد بادینی صاحب میرے ساتھی بھی رہے تھے، میرے ساتھ بھی رہے تھے اور ان کا تعلق بلوچستان سے ہے اور باقی دو حضرات سے واقفیت ہوئی تھی لیکن پتا چلا کہ اچھے انسان تھے تو ان کی مغفرت کے لیے دعا کرتے ہیں۔

ولی محمد بادینی صاحب کا جہاں تک تعلق ہے، ان کا آپ کے اور میرے صوبے سے تعلق تھا۔ وہ صرف سینیٹر کی حیثیت سے نہیں بلکہ وہ قبائلی اور روایتی ایک عظیم شخصیت تھے۔ہم بلوچستان میں ان کی کمی کو شدت سے محسوس کریں گے اور آج کل جو ملکی حالات ہیں اس بارے میں وہ ہمیشہ فکرمند ہوا کرتے تھے اور ہمیشہ مجھ سے ذکر کیا کرتے تھے اور تفکر کا یہ عالم تھا کہ کس طریقے سے بلوچستان اور پاکستان کے حالات ٹھیک ہوں گے تو بلوچستان کا جو issue ہے اس کو حل کرنے میں بلوچستان کی اپنی روایات اور اپنی چیزیں ہیں اس میں ایسے لوگ بھی کردار ادا کر سکتے تھے جن کی قبائلی شخصیت ہو،اور قبائلیت کو جانتے ہوں، رسم و رواج کو جانتے ہوں، مختلف علاقے کے لوگوں کو جانتے ہوں تو اس حساب سے لوگ بھی ان کو جانتے ہوں۔ بلوچستان میں ایک

رواج ہے کہ جو آدمی کسی مسئلے میں پڑے تو اس کو کم سے کم اس کی کوئی back ground ہو اور لوگ اس کی شخصیت سے متعارف ہوں تو ولی محمد کی حیثیت قبائلی تھی اور پاکستانی ذہن رکھتے تھے۔اس سلسلے میں انہوں نے بڑے مالی اور جانی نقصانات برداشت کیے ہیں میں واضح کرنا چاہتا ہوں۔چینی کمپنیوں کے ساتھ گوادر میں ان کا بہت کاروبار تھا تو گوادر میں ان کے لوگ مارے گئے اور ان کی مشینری جلائی گئی لیکن انہوں نے کہا کہ میں پاکستانیت کی سوچ اور فکر سے باز نہیں آؤں گا اور ایسے آدمی کو credit جاتا ہے تو ایسے آدمیوں کا فقدان قحط الرجال ہے، لہذا ہم اس کی معفرت کی دعا کر سکتے ہیں اور آپ کے ذریعے سے ایک اہم چیز، کیونکہ آپ پیپلز پارٹی کے اہم عہدیدار اور ڈپٹی چیئرمین ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس کا اظہار اس لیے کر رہا ہوں کہ یہ امانت ہے اور وہ last meeting میں آئے تھے۔آپ کو معلوم ہے جب ہم بیٹھتے ہیں تو تمام قبائلی، خانگی اور علاقائی مسائل ایک دوسرے سے discuss کرتے ہیں۔ان کی یہ خواہش تھی کہ میری عمر اس حد تک پہنچی ہے اور میں اپنے لڑکے عثمان کو آگے لے جانا چاہتا ہوں۔ جیسے قبائلی روایت ہے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ مل کر اس کے لیے کہیں کہ سینیٹ یا اسمبلی میں نمائندگی کرے۔ اب آپ کی پارٹی کی طرف سے اسے خراج تحسین یہ ہو سکتا ہے، چونکہ اس کا tenure ابھی تک چل رہا تھا، وہ اس جہاں سے چلے گئے ہیں اور وہ لڑکا بہت مہذب، شائستہ ہے جیسے آغا صاحب نے کہا۔ میں ہمیشہ اسے کہتا تھا کہ آپ خوش قسمت ہیں اس ماحول میں آپ کو اچھی اولاد ملی ہے۔ لہذا آپ کے توسط سے میں پیپلز پارٹی کی ہائی کمان، زرداری صاحب یا دوسرے جو اہم فیصلے کرتے ہیں، سے کہوں گا کہ اگر اس کے لڑکے کو اس نشست پر لایا جائے تو اس کی روح کو تسکین ملے گی۔ ان الفاظ کے ساتھ میں ختم کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ میر صاحب! پیپلز پارٹی، ہائی کمان کے فیصلے ہوتے ہیں جو سب کو تسلیم کرنے پڑتے ہیں لیکن جو بات آپ نے کہی ہے میں ذاتی طور پر آپ سے متفق ہوں۔ ڈاکٹر سعیدہ اقبال صاحبہ۔

سینیٹر سعیدہ اقبال: شکریہ۔ جناب چیئرمین! گزشتہ تین ساڑھے تین سال سے اس ایوان میں ولی محمد بادینی صاحب مرحوم اور جناب صلاح الدین ڈوگر صاحب سے میری ملاقات رہی۔ دونوں کو میں نے بہت ہی منفرد اور مشفق انسان پایا۔ وہ اس لحاظ سے ہم سے مختلف تھے کہ کم بولتے تھے اور جب بولتے تھے تو ان کا بڑا دھیما لہجہ ہوا کرتا تھا اور وہ بہت شفقت سے بولا کرتے تھے۔ دونوں میں ایک روایتی انداز تھا جو اب اس ملک میں ناپید ہوتا جا رہا ہے کہ وہ سب کے ساتھ شفقت سے پیش آتے تھے۔ پیار محبت سے بات کرتے تھے۔ دھیمی آواز سے بات کرتے تھے اور

رکھ رکھاؤ کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ ڈوگر صاحب کے ساتھ تو میرا دو تین کمیٹیوں میں بھی ساتھ رہا اور فیڈرل بورڈ کے بورڈ آف گورنرز میں بھی ہم ساتھ رہے اور وہاں پر بھی بورڈ آف گورنرز کے ممبران کو ڈوگر صاحب نے اپنی گفتگو اور اپنے انداز سے گرویدہ بنا لیا تھا۔ وہ سب بھی ان کے لیے انتہائی اداس اور غمگین ہیں۔ بادینی صاحب پارٹی آفس میں اکثر آیا کرتے تھے۔ انہوں نے اپنی ذاتی حیثیت میں الیکشن جیتا تھا۔ جب وہ پارٹی میں شامل ہوئے تو وہ پارٹی میں ایسے شیر و شکر ہو گئے کہ پارٹی ان کے ساتھ لازم ملزوم ہو گئی۔ مجھے ان دونوں شخصیات کا بحیثیت سینیٹرز بھی بہت احترام ہے۔ ذاتی حیثیت میں بھی اور پیپلز پارٹی کی کارکن ہونے کے ناتے سے اس بات پر بہت افسوس کرتی ہوں کہ ہم نے اپنے اتنے اچھے کارکن اور اتنے اچھے سیاسی رہنما دو دن میں کھو دیے۔ میری ایم پی اے عامر ڈوگر سے بات ہوئی۔ بادینی صاحب کے خاندان کو بدقسمتی سے میں نہیں جانتی۔ بہرحال میں ان دونوں حضرات اور جام صاحب، جن کو میں ذاتی طور پر نہیں جانتی، کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ انہیں جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے اور ان کے خاندان کو محسوس ہونے والی کمی کا ازالہ فرمائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بہت شکریہ ڈاکٹر صاحبہ۔ مولانا عبد الغفور حیدری صاحب۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! آپ دیکھیں کہ آج پورا ہال اور ہال میں موجود ہمارے تمام سینیٹرز اور تمام افسران افسردہ نظر آ رہے ہیں۔ ہمارے دو ساتھی، حاجی ولی محمد بادینی صاحب اور صلاح الدین صاحب اور ایک ہمارے سابق ممبر صاحب، اس دنیا سے تشریف لے گئے ہیں۔ کل نفس ذائقة الموت۔ ہر متنفس چیز کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ جناب چیئرمین! دنیا میں بہت سی چیزیں ہیں حیوانات کی شکل میں بھی، نباتات کی شکل میں بھی، جمادات کی شکل میں بھی۔ حیوانات میں انسان بھی شامل ہیں اور باقی حیوانات اور جاندار چیزیں بھی۔ نباتات میں شجر وغیرہ سب چیزیں شامل ہیں۔ جمادات میں پتھر وغیرہ شامل ہیں۔ ان سب پر موت آنی ہے۔ ایک وقت ایسا آئے گا کہ پتھروں پر بھی موت آئے گی۔ جمادات بھی موت کا شکار ہو جائیں گے لیکن میں نے جس آیت کی تلاوت کی، اس کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ انسان اور تمام متنفس چیزیں، جن میں حیوانات اور چھوٹے چھوٹے جانور شامل ہیں، ان سب نے جانا ہے۔ یہ دنیا بہرحال فانی ہے۔ یہ ہمارا عقیدہ و ایمان ہے۔ ہم سب نے جانا ہے لیکن جو لوگ یہاں اچھے رہتے ہیں۔، سماج سے ان کے اچھے تعلقات ہوتے ہیں، پبلک کی

خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں، ملک و قوم کے لیے خدمات انجام دیتے ہیں، ان کے جانے سے بہرحال ایک خلا پیدا ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کے جانے سے ان کی فیملی کو نقصان پہنچتا ہے۔ بعض لوگوں کے جانے سے ان کی برادری کو نقصان ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کے جانے سے پورے ڈسٹرکٹ میں افسردگی پھیل جاتی ہے۔ بعض لوگوں کا ملکی، عالمی سطح پر نقصان محسوس کیا جاتا ہے۔ ہمارے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم جب تریسٹھ سال کی عمر میں دنیا سے تشریف لے گئے۔ اس زمانے میں تریسٹھ سال کوئی بڑی عمر نہیں ہوتی تھی۔ نبوت کے تقریباً تیئیس سال گزر چکے تھے۔ امت کو ضرورت بھی تھی لیکن اللہ نے بلالیا۔ اللہ کی اپنی حکمتیں ہیں۔ بنیادی بات یہ ہے کہ اس دینا میں رہ کر اگر آدمی اللہ کو راضی کرتا ہے، قومی خدمت کے جذبے سے سرشار ہوتا ہے، ملک کی خدمت کرتا ہے، انسانیت کی خدمت کرتا ہے تو اس کی خدمات یاد رہتی ہیں۔ یقیناً یہ ہمارے دوست جو ہم سے الگ ہوئے ہیں اور جن کے لیے آج ہم افسردہ بھی ہیں اور ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں، ان کی خدمات بھی ملک و قوم کے لیے انشاء اللہ تادیر قائم رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو غریق رحمت فرمائے۔ وآخرو دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ مولانا صاحب۔ صالح شاہ صاحب۔

سینیٹر مولانا محمد صالح شاہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، چیئرمین صاحب! آج اس ایوان کو ہم غم اور پریشانی کے ماحول میں دیکھ رہے ہیں اور یہ ہمارا حق بنتا ہے۔ یہ حضرات جو آج ہماری صفوں میں نہیں ہیں، صلاح الدین ڈوگر صاحب مرحوم، میر ولی محمد بادینی صاحب مرحوم اور ہمارے سابق سینیٹر جن کا نام مجھے یاد نہیں ہے، جناب چیئرمین! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ تینوں حضرات ہمارے بڑے تھے، صاحب قدر تھے۔ عمر کے لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو شرافت عطا کی۔ ہمارے محترم تھے۔ اخلاق، حسن خلق کے لحاظ سے بھی، ہمارے لیے یہ قابل قدر تھے۔ ان کا احترام ہم سب پر واجب تھا اور واجب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کی تعریف دو جملوں میں ارشاد فرمائی ہے۔ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان کے ضرر سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں اور جن کے ہاتھوں کے ضرر سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ صلاح الدین ڈوگر اور میر ولی محمد بادینی صاحب، دونوں ایسے colleagues تھے جن

کی ہمارے ساتھیوں نے تعریف کی ہے کہ شرافت کے معیار، اخلاق اور حسن خلق کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو نوازا تھا۔

جناب چیئرمین! فرمایا گیا ہے کہ بندے کو موت اچانک ہی پیش آتی ہے۔ جیسا کہ ولی محمد بادینی اور صلاح الدین ڈوگر صاحب پچھلے اجلاس میں ہمارے ساتھ شریک تھے لیکن موت کسی وقت بھی آسکتی ہے۔ یہ دن ایوان بالا کے تمام اراکین کے لیے بھی ہے کسی کو اس سے مفر نہیں ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ (قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْہُ فَاِنَّہٗ مُلٰقِیْکُمْ) یعنی جس موت سے ہم اپنے تحفظ کے اسباب کر رہے ہیں، اس سے ہماری پناہ کسی طور نہیں ہے۔ ہم ضرور اس موت سے ملاقات کریں گے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ولی محمد بادینی صاحب اور صلاح الدین ڈوگر صاحب کو اپنی رحمتوں سے نوازے اور ان کی قبروں کو نور، رحمت اور بخشش سے مرحمت فرمائے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ ان کے پسماندگان اور رشتہ داروں کو، ظاہر ہے کہ اس ایوان میں جتنے حضرات تشریف فرما ہیں، ان کا ایک background ہے، ایک قبیلہ اور قومیت ہے اور ہم ان کے قبیلے اور رشتہ داروں کے غم میں شریک ہیں۔ اللہ ان کی مغفرت کرے اور اللہ نے جس طرح ان کو شرافت اور اخلاق سے نوازا تھا، ہمیں بھی نوازے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شاہ صاحب، شکریہ۔ جناب سعید مندوخیل صاحب۔

سینیٹر سعید الحسن مندوخیل: جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج ہم اپنے ساتھیوں کے بچھڑنے پر افسردہ ہیں اور ان کے لیے دعا گو ہیں۔ ولی محمد بادینی صاحب، صلاح الدین ڈوگر صاحب، ایک ex-Senator اور Deputy Speaker National Assembly کے والد صاحب کے لیے آج دعا کرتے ہیں کہ اللہ ان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ فتح محمد حسنی صاحب نے کہا کہ بادینی صاحب چاغی سے تعلق رکھتے تھے، میں کہوں گا کہ وہ چاغی سے نہیں بلکہ پورے پاکستان سے تھے۔ پاکستان کے کسی بھی کونے سے کوئی ممبر یا شخص ملتا، ایک جیسا سلوک کرتے تھے، قطع نظر کہ یہ بندہ میرے علاقے، حلقے یا صوبے سے تعلق رکھتا ہے۔ ان کی شخصیت کو زیادہ highlight کرنے کی ضرورت نہیں ہے، ہم سب ان کو جانتے ہیں۔ میں ان کے لواحقین سے ہمدردی کرتا ہوں اور جیسا کہ کامل علی آغا صاحب نے کہا کہ ان سینٹر صاحبان کی media coverage نہیں ہوئی تو اس سلسلے میں آپ سے ایک مرتبہ پھر درخواست ہے کہ توجہ فرمائیں۔ کل مجھے داؤد اچکزئی صاحب نے فون کیا تھا اور فرما رہے تھے کہ میں آپ سے بات تو کر لوں کیونکہ

آجکل سینیٹروں کی باری ہے۔ میں نے کہا اللہ خیر کرے گا، ابھی ایک سو چار سینیٹرز ہیں۔ اللہ رحم کرے، ایسی بات نہیں ہے۔ ہمارے جو ساتھی ہم سے بچھڑے ہیں، اللہ ان کے لواحقین کو صبر جمیل اور ان کو جنت میں جگہ عطا فرمائے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سعید مندوخیل صاحب، شکریہ۔ جناب چانڈیو صاحب۔

سینیٹر مولا بخش چانڈیو: جناب چیئرمین! مہربانی۔ جیسا کہ میرے دوستوں نے کہا، میرے بھی وہی جذبات ہیں۔ میں نے تین سال ڈوگر صاحب اور بادینی صاحب کو اس ہال میں دیکھا، ان کے ساتھ گو زیادہ محفلیں نہیں ہوئیں لیکن اجلاس کے دوران ان کا رویہ مجھے اس بات پر مجبور کر رہا تھا کہ میں بھی ان کو خراج عقیدت پیش کروں اور ان کے لواحقین کے ساتھ تعزیت کروں۔ بادینی صاحب اور ڈوگر صاحب دونوں کا مزاج ٹھنڈا تھا، ٹھنڈی گفتگو اور ہر وقت پیار بھرا رویہ جیسے ان کو زندگی کا احساس تھا۔ ڈوگر صاحب کے ساتھ Standing Committee on Culture میں بیٹھنے کا موقع ملا۔ دونوں ہی زندہ دل شخصیات تھیں اور ڈوگر صاحب کا ثقافتی معاملات میں دلچسپی لینا اور جیسا کہ حاجی عدیل صاحب نے کہا کہ وہ آموں کے موسم میں دوستوں کو یاد کرتے تھے اور بار بار ملتان آنے کی دعوت دیتے تھے۔ ان کے رویے کی تمام باتیں ایک طرف لیکن ڈوگر صاحب پیپلز پارٹی کے معاملے میں بھی انتہائی جذباتی کارکن تھے، میں ان کو اس لیے بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ جب بھی پارٹی اور قیادت پر بے جا تنقید ہوتی وہ بڑی ہمت، بہادری اور دلیل سے پارٹی کی وکالت کرتے تھے۔ میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ بادینی صاحب ٹھنڈے مزاج اور بلوچ روایات کے امین تھے۔ بلوچ دوستوں نے ان کی تعریف بھی کی ہے۔ ایک دوست جن کو آپ نہیں جانتے، سابق سینیٹر جناب جام کرار صاحب کا تعلق سندھ، مورو سے تھا۔ وہ غلام مصطفےٰ جتوئی کے انتہائی قریبی دوست تھے۔ یہ اللہ کی شان ہے کہ ان تینوں کا مزاج ایک جیسا تھا۔ تینوں ہی پیار بانٹتے تھے۔ جام کرار صاحب بڑے مہمان نواز اور صاحب دسترخوان تھے۔ ان کا رویہ بڑا پیارا تھا۔ وہ گو کہ مجھ سے عمر میں کافی بڑے تھے لیکن آج بھی ان کو یاد کرتا ہوں کیونکہ میں جب بھی مورو گیا، وہ بلالیتے تھے تو ان کے پاس جاتا تھا یا وہ خود آجاتے تھے۔

ایم آر ڈی (MRD) سے ان کی بہادری سے وابستگی بھی مجھے اس پر مجبور کرتی ہے کہ ان کو سلام پیش کروں۔ ہر انسان کو جانا ہے، اللہ کی ذات باقی رہے گی۔ وہ اچھے لوگ ہیں جو اپنے پیچھے اچھی یادیں چھوڑ جاتے ہیں اور لوگ اٹھ کر ان کے لیے اچھی باتیں اور کلمات ادا کرتے ہیں۔ گو کہ ان سے اب کوئی فائدہ نہیں، ان سے کوئی لالچ نہیں، کوئی لین دین نہیں لیکن ان کے لیے اس وقت جو جملے کہے جارہے ہیں یقیناً وہ ایک جنتی کے لیے ہو سکتے ہیں کہ جن کی تعریفیں مرنے کے بعد ہو

رہی ہیں۔ تینوں ہی بڑے محترم، دھیمے مزاج کے میٹھے لوگ تھے اور تینوں ہی پیار بانٹنے والے لوگ تھے۔ میں اپنی، پاکستان پیپلز پارٹی اور اس کے کارکنوں کی طرف سے ان کے خاندانوں سے تعزیت کرتا ہوں اور حاجی عدیل نے ٹھیک کہا تھا، میں بھی سینیٹ سے تعزیت کرتا ہوں کہ یہاں سے دو اتنے پیارے دوست چلے گئے ہیں۔ بلاشبہ میں اس بات کا قائل ہوں کہ یہ قحط الرجال کا زمانہ ہے اور ایسے اچھے لوگوں کی کمی ہے جو اصولوں پر کھڑے ہوں اور اپنی وابستگیاں نبھائیں۔ یہ دونوں حضرات جو یہاں سے گئے ہیں، جب تک سینیٹ کے موجودہ دوست ہیں، وہ کم از کم ڈوگر صاحب اور بادینی صاحب کو یاد رکھیں گے۔ میں جام کرار، ڈوگر صاحب اور بادینی صاحب کے خاندانوں سے تعزیت کرتا ہوں۔ اللہ ان کو غریق رحمت کرے اور انشا اللہ ہم جو تعریف کر رہے ہیں، یہ ان کے لیے کم ہے اور زندہ لوگوں کے لیے زیادہ ہے کہ ایسی روایت قائم ہو کہ جب لوگ چلے جائیں اور اچھے رویے کی وجہ سے ان کی تعریف کی جائے۔ مرنے کے بعد تعریف صرف اس لیے ہے کہ اچھائی اور نیکی کی روایت قائم رہے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. It is sense of the House that we may adjourn today's sitting in memory of the late Senators without transacting any other business. The House is adjourned to meet on Thursday, the 13th December 2012 at 04.00 p.m.

[The House was then adjourned to meet on Thursday, the 13th December 2012 at 4.00 p.m.]